بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily AL.FAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۳ احسان ۱۳۴۶ ہش ۲۲ صفر ۱۳۸۷ھ ۳ جون ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۲۰

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲ جون۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

—• ربوہ ۲ جون۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو ٹانگ کی درد میں تو افاقہ ہے۔ لیکن معدہ میں درد کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—• میجر شاہزادہ احمد خان صاحب ملتان چھاؤنی کی اہلیہ درو انہ صاحبہ جو خان بہادر محمد دلاور خان صاحب مرحوم کی نواسی ہیں کا اپریشن راولپنڈی میں ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—• ربوہ — محترم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی کی اہلیہ محترمہ دو ہفتہ سے بعارضہ ضعف دل بیمار ہیں اور آج کل دل کے شدید دورے پڑ رہے ہیں۔ کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کو اپنے فضل و رحم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

اجتماع انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ

مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا تربیتی اجتماع مورخہ ۹۔۱۰ جون بروز جمعہ ہفتہ کو گوجرانوالہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مرکز سے علماء کرام کی شرکت بھی متوقع ہے احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔ زعماء کرام کو چاہیئے کہ سب انصار کو شمولیت کی تحریک فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے

جب تک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا

"یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے اکثر قانونِ قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں۔ وہ مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح ہوتے ہیں۔ جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی جو کسی کام نہیں آ سکتے۔ اور ردی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اگر وہ ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اسے ڈرنا چاہیئے۔ کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔

اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعوےٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو۔ ایمان۔ محبت۔ اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آ جائے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعوے پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دلی تڑپ

دوست یکم جولائی سے پہلے پہلے فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ایک تہائی رقم ضرور ادا کردیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضل عمر فاؤنڈیشن میں بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوانے کی جہاں تلقین فرمائی وہاں آپ نے دوستوں کو اس بات کی بھی خاص تحریک فرمائی کہ دوست فضل عمر فاؤنڈیشن کے فنڈ میں "جلد سے جلد اپنی رقوم داخل خزانہ کردیں۔ یہ وعدہ جات تین سال میں ادا ہونے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک تہائی کم از کم سال اول میں وصول ہو جانا چاہیئے۔" اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی فکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے اور احباب کو خاص توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"مجھے اس بات کی بڑی تڑپ ہے کہ دوست جہاں تک ممکن ہو سکے یکم جولائی سے پہلے پہلے اپنے وعدہ کی ایک تہائی رقم ادا کر دیں۔"

جن دوستوں کے بڑی بڑی رقوم کے وعدے ہیں اور انہیں انکم ٹیکس بھی ادا کرنا ہوتا ہے۔ وہ حکومت پاکستان کی اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۳۰ جون تک اگر رقم ادا کر دیں گے تو ٹیکس کی رعایت بھی انہیں حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کو دلی خلوص اور محبت۔ بشاشت کے ساتھ وسعت اور خاص توفیق عطا فرمائے کہ وہ ۳۰ جون تک وعدوں کا ایک تہائی حصہ ضرور ادا کر دیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ جون ۱۹۶۷ء

انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں

(۲)

اب خاص مبشر پیشگوئیوں کی طرف آئیے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رویا میں دیکھا کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت کعبۃ اللہ کا عمرہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے اس رویا کی بنا پر ۱۵۰۰ صحابیوں کو لے کر عمرہ بجالانے کے لئے کعبہ کی طرف کوچ کیا۔ مگر مقام حدیبیہ پر آپ رک گئے اور کفار سے ایک معاہدہ کرکے مدینہ واپس لوٹ آئے۔ بہت سے مسلمانوں نے اس کو کمزوری خیال کیا۔ اور تو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی بھی ایک دم کے لئے متاثر ہونے سے نہ رہ سکے۔ بظاہر یہ ناکامی تھی مگر اللہ تعالےٰ نے اس کو فتح مبین فرمایا اور فرمایا لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کا رویا سچ کردکھایا۔

اب اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ نعوذ باللہ یہ بات بنائی گئی ہے تو ہفت روزہ الاعتصام کے معترض اس کا کیا جواب دیں گے۔ پھر قرآن کریم میں مومنوں کی فتح کی پیشگوئی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۙ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ
مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ
بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ
وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۔

(الروم آیت ۳ تا ۸)

رومی لوگ (یعنی قیصر کے ساتھی) قریب کی زمین میں مغلوب ہوگئے۔ اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر چند سال میں دوبارہ غالب آجائیں گے اس واقعہ سے پہلے بھی (اللہ تعالےٰ) کی حکومت ہوگی اور بعد میں بھی (اسی کی حکومت ہوگی) اور اس دن مومن اللہ تعالےٰ کی مدد سے بہت خوش ہوں گے۔ اللہ جسے پسند کرتا ہے اس کی مدد کرتا ہے اور وہ غالب (اور) بار بار کرم کرنے والا ہے۔ اللہ کے وعدہ کو خوب یاد رکھو (اور) اللہ اپنے وعدوں کو جھوٹا نہیں کرتا۔ مگر اکثر لوگ اس بات کو سمجھتے نہیں۔ وہ لوگ ورلی زندگی کے ظاہر (یعنی اس کی شان وشوکت) کو تو خوب سمجھتے ہیں۔ لیکن اخروی زندگی سے بالکل ناواقف ہیں۔

بِضْعِ سِنِيْنَ کے معنی تین سے نو سال تک ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کفار سے شرط باندھ آئے کہ تین سال کے اندر اندر پیشگوئی پوری ہوجائے گی۔ تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ اور کہا کہ بضع کا معنے تین سے نو تک ہوتے ہیں۔

اب اگر ان تمام پیشگوئیوں کو دیکھا جائے تو تمام کی تمام پوری ہوچکی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اگر کوئی ان پیشگوئیوں پر نکتہ چینی کرنے لگے۔ تو ہم اس کو غلطی پر محمول کریں گے۔ اور کہیں گے کہ جب پیشگوئیاں فی الواقعہ پوری ہوچکی ہیں تو اب ان پر جارحانہ تنقید کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ کیونکہ جو مرحلے پیشگوئی پوری ہونے تک آئے ان کی کوئی قیمت نہیں رہتی۔ مثلاً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ جس لڑکے کی پیدائش کی خوشخبری سبز اشتہار میں دی گئی ہے۔ وہ نو سال کے اندر اندر پیدا ہوجائے گا۔ آج جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس لڑکے کی جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وجود میں تمام کی تمام پائی جاتی ہیں۔ جو پیشگوئی کے وقت سے نو سال کے اندر پیدا ہوئے تھے۔ تو بعض تفصیلات کو لے کر نکتہ چینیاں اور تنقیدیں محض دوسروں کو بہکانے کے لئے ہیں۔ کیونکہ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ ایک واضح ترین ثبوت ہے جس طرح حضور اقدس علیہ السلام نے فرمایا ہے ؏

محمد ہست برہانِ محمد

یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دلیل صداقت خود آپ کا وجود پیش کرتا ہے یہ درست ہے کہ بعض وقت کوئی ایک آدھ بات غلط انسان پر بھی چسپاں کردی جاتی ہے۔ جیسا کہ تورات کی بعض پیشگوئیاں جو دراصل سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہیں۔ مگر بعض عیسائی فقیہوں نے غلطی سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ان کا اطلاق کرنا چاہا ہے۔ یہاں تک کہ اناجیل اربعہ کے مصنفوں نے بھی یہ غلطی کھائی ہے۔ تاہم جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اپنی تمام شان وشوکت کے ساتھ منظر عام پر آئی۔ تو مصنفین اناجیل اور عیسائیوں کی غلطیاں معلوم ہوگئیں۔ کیونکہ جب ہر پہلو سے جانچ کر دیکھا۔ تو یہ پیشگوئیاں صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی میں اپنی پوری قوت کے ساتھ پوری ہوتی ثابت ہوجاتی ہے۔

اس سے واضح ہے کہ جب المصلح الموعود کی بیان کردہ تمام صفات اور تمام خوبیاں ہم سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود رضی اللہ عنہ کی ذات میں موجود ہیں۔ نہ ایک آدھ بات بلکہ تمام باتیں آپ کی ذات میں پائی گئی ہیں۔ تو اب کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔ کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ جس کی پیشگوئی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تحدی سے کی ہے۔

حدیث النبی

مسواک کی تاکید

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ اَوْ عَلَى النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں اپنی امت پر شاق نہ سمجھتا تو بے شک انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

(بخاری کتاب الجمعۃ)

قطعہ

کھلا مجھ پر یہ اُن کی دوستی سے
خموشی خوب تر ہے موسیقی سے
فقط اس وقت تُو اپنی زباں کھول
کہ جب نغمہ ہو بہتر خامشی سے

سعید احمد اعجاز

مسئلہ جہاد کی حقیقت اور جماعت احمدیہ

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے ربوہ)

جماعتِ احمدیہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم شدہ جماعت ہے۔ اس کے جملہ عقائد کی بنیاد اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکامات پر ہے الٰہی احکامات کی وضاحت کے طور پر سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی جماعتِ احمدیہ کے لئے حجت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے تمام عقائد قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وَقَالَ الرَّسُوْل کے عین مطابق ہیں۔

جہاد اسلام کا ایک مقدس فریضہ ہے اس کے بارہ میں مسلمانوں میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ نے وہ موقف اختیار کیا ہے جو صحیح اسلامی موقف ہے چنانچہ جماعتِ احمدیہ قرآن مجید کے ارشادات اور حضرت نبیٔ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ جہاد اسلام کا ایک بنیادی رُکن ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا:۔

"اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ جن امور کو اسلام نے ایمان کا اہم ترین حصہ قرار دیا ہے ان میں سے ایک جہاد بھی ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء)

البتہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ ہی کی تصریحات میں جماعتِ احمدیہ یہ عقیدہ بھی رکھتی ہے کہ جہاد سے صرف دشمنوں کے خلاف لشکر کشی مراد لینا غلط ہے بلکہ ایسا کرنا جہاد کے وسیع مفہوم کو مقید کرنے اور اسکی صحیح روح کی نفی کرنے کے مترادف ہے۔ جمہور علمائے اسلام کو اس امر سے اتفاق ہے کہ جہاد کا لفظ اپنے اندر حد درجہ وسعت رکھتا ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں۔ چنانچہ موٹے طور پر جہاد کی مندرجہ ذیل اقسام تسلیم کی گئی ہیں۔

۱۔ جہاد اکبر
۲۔ جہاد کبیر
۳۔ جہاد صغیر

جہاد اکبر سے مراد نفس کی اصلاح کرنا ہے۔ یہ سب سے مشکل اور مستقل جہاد ہے۔ کیونکہ نفس انسانی کی اصلاح بہت مشکل اور توجہ طلب امر ہے۔ جہاد کبیر سے مُراد قرآن مجید کی خدمت اور اشاعت ہے اور جہاد صغیر سے مراد ضرورت کے وقت خدا کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کو خرچ کرنا ہے۔ جہاد کی ان اقسام پر قرآن مجید کی آیات اور احادیث واضح شہادت پیش کرتی ہیں اور امام راغب اور دیگر ائمہ اسلام نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

جماعتِ احمدیہ جو خالص اسلامی عقائد رکھتی ہے جہاد کے اس مفہوم سے اتفاق کرتی ہے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک مضمون میں رقم فرمایا ہے:۔

"جہاد کے معنے لغت میں اپنی پوری طاقت خرچ کرنا ہے اور اسلامی اصطلاع میں جہاد کے معنے ہیں نفسِ امارہ شیطان اور دشمنِ آزادی مذہب کے خلاف تمام طاقتوں کو لگانا۔ اسلام میں جہاد نفس سے شروع ہوتا ہے اور شیطان پر ختم ہوتا ہے۔ شیطان کے خلاف جہاد کرنے کے دوران میں بعض ایسی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ مجبوراً تلوار چلانی پڑتی ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۳۹ء)

ظاہر ہے کہ ان حالات میں جماعتِ احمدیہ پر یہ الزام لگانا کہ جماعتِ احمدیہ جہاد سے منکر ہے ایک بے بنیاد الزام ہے الزام لگانے والوں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

لیکن اگر جہاد کی اقسام پر نظر رکھی جائے تو اعتراض بالبداہت غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد جہاد کی ایک قسم یعنی جہاد صغیر کے بارہ میں ہے ورنہ جہاں تک جہاد کی باقی اقسام کا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ساری عمر جہاد اکبر اور جہاد کبیر میں مصروف رہے اور اسی حالت میں اپنی جان بجان آفریں کے سپرد کر دی یہ بات ہر عقل و فہم رکھنے والا شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہوا کرتا ہے۔ اچھے سے اچھا کام بھی اگر اپنے مقررہ اور مناسب وقت پر نہ کیا جائے تو وہ مفید ثابت نہیں ہوتا یا اس سے پوری طرح مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ یہی کیفیت جہاد صغیر یعنی تلوار کے جہاد کی ہے۔ تلوار کا یہ جہاد ہر وقت فرض نہیں ہوتا بلکہ مسلمانوں کو جن کا کام دنیا میں امن و سلامتی کو قائم کرنا ہے۔ اجازت دی گئی ہے کہ جب غیر مسلموں کی طرف سے ان کے خلاف تلوار اٹھائی جائے یا انکے مذہبی معاملات میں مداخلت کی جائے تو وہ مجبوراً طاقت کو استعمال کریں اور وہ بھی اس حد تک کہ زیادتی کا تدارک ہو جائے۔ گویا اسلام نے صرف دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے اور اسے بھی بہت سی شرائط کے ساتھ مقید کر دیا ہے۔ پس واضح ہے کہ جب یہ شرائط مفقود ہوں تو جہاد بالسّیف بھی ملتوی ہو جائے گا۔ اور اس وقت تک واجب نہ ہوگا جب تک جہاد کی حقیقی شرائط موجود نہ ہو جائیں۔

جہاں تک جہاد کی باقی اقسام کا تعلق ہے یعنی جہاد بالنفس اور جہاد بالقرآن (یعنی جہاد اکبر اور جہاد کبیر) جماعتِ احمدیہ کا نمونہ ساری دنیا کے سامنے ہے اور ان کے دل اس بات پر گواہ ہیں اور جرأت مند حق گو لوگ اس امر کا برملا اظہار بھی کر دیتے ہیں کہ یہ جماعت سب سے زیادہ قرآن کی خدمت کر رہی ہے اور اس میں شامل ہونے والے جس رنگ میں اصلاح نفس کے لئے کوشاں ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔

جماعتِ احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جہاد اکبر اور جہاد کبیر تو ہر وقت فرض ہے کیونکہ یہ کام ہی ایسا ہے جس کی شرائط ہر وقت موجود ہیں۔ نفس کی اصلاح کا معاملہ ہر مرحلہ پر اصلاح اور مزید ترقی کا متقاضی ہے اور قرآن مجید کی اشاعت اور خدمت کا میدان دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ پس ان دو قسم کے جہاد کے ملتوی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ جہاد اصغر یعنی تلوار کا جہاد ایسا ہے جو کسی وقت واجب ہوگا اور کسی وقت نہیں۔ عام امن کے حالات میں دوسروں کے خلاف تلوار اٹھانا اسلام میں جائز نہیں کیونکہ

اوّل تو اسلام کو جبر کی ضرورت ہی نہیں۔ اسلام کی سچائی دلائل و براہین سے اظہر من الشمس ہے۔

دوم:۔ اسلام صلح کا مذہب ہے۔ بلاوجہ جنگ اور خونریزی اس کا مقصد نہیں ہے۔ اگر قیام امن کے لئے کسی مرحلہ پر تلوار اٹھانی پڑے تو اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کا یہ مسلک ہے کہ جہاد بالسّیف اگرچہ ہر وقت فرض نہیں ہے لیکن جب بھی اس قسم کے حالات ہوں جن میں جہاد بالسیف فرض ہوتا ہے تو جماعت عملاً جہاد میں شریک ہوگی۔ چنانچہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے ۱۹۵۰ء کی مشاورت کے موقع پر فرمایا:۔

"جب کبھی جہاد کا موقع آئے یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق کہ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ وَعِرْضِہٖ فَھُوَ شَہِیْدٌ ہمیں اپنے ملک، اپنے اموال اور اپنی عزتوں کی حفاظت کیلئے قربانی کرنی پڑے تو ہم اس میدان میں بھی سب سے بہتر نمونہ دکھانے والے ہوں۔"

نیز فرمایا:۔

"جیسے نماز پڑھنا فرض ہے اسی طرح دین کی خاطر ضرورت پیش آنے پر لڑائی کرنا بھی فرض ہے۔ یہ کہنا کہ یہ دین کی خاطر جہاد نہیں بالکل لغو بات ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اگر پاکستان خطرہ میں پڑا تو لڑنے کے لئے فرشتے آئیں گے؟ جب تک تم فوجی فنون نہیں سیکھو گے اس وقت تک تم ملک کی حفاظت کس طرح کر سکو گے؟"

اسی سلسلہ میں آپ نے مزید فرمایا:۔

"اب حالات بالکل مختلف ہیں۔ اب اگر پاکستان سے کسی ملک کی لڑائی ہو گی تو حکومت کے ساتھ ہمیں لڑنا پڑے گا۔ اور حکومت کی تائید میں ہمیں جنگ کرنی پڑے گی۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء)

چنانچہ ۱۹۶۵ء کی جنگ اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ جب ایک غیر مسلم حکومت نے پاکستان کے خلاف لشکر کشی کی تو جماعتِ احمدیہ نے بھی دیگر پاکستانیوں کے ساتھ مل کر اس جہاد میں حصہ لیا اور ہر محاذ پر

شان دار قربانیاں دیں۔ یہ امر اس بات کی دلیل ہے کہ جماعتِ احمدیہ صرف دعویٰ ہی نہیں کرتی بلکہ وقت پڑنے پر ہر آزمائش میں پورا اترتی ہے اور دعوے کے مطابق عمل کر کے دکھا دیتی ہے۔

جہاد کے بارہ میں جماعتِ احمدیہ کا یہ مسلک بالکل واضح ہے اور قرآنِ مجید کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ جماعتِ احمدیہ پر جہاد کا انکار کرنے کا الزام لگانے والوں کو جو خود بھی عملاً ہر وقت دشمن کے خلاف جہاد میں مصروف نہیں رہتے بلکہ صرف نعرہ بازی پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اس مسلک پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ جماعتِ احمدیہ کے مسلک کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حوالہ بڑا واضح ہے کہ:-

"قرآن مجید صرف ان لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے جو اللہ کے بندوں کو ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور اس کے سب احکام کی اطاعت اور کما حقہا عبادت سے منع کرتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جو ناحق جنگ کرتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور مخلوقِ خدا کو جبر اور زبردستی سے اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور نورِ اسلام کو بجھانا چاہتے ہیں اور لوگوں کو اسلام لانے سے روکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالےٰ ناراض ہے اور مومنوں پر واجب ہے کہ اگر وہ اپنے بدعمل سے باز نہ آئیں تو ان سے جنگ کریں۔"

(اردو ترجمہ از نور الحق حصہ اوّل صہ ۴۵)

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جن کا طریق اسلام دشمنی کا نہیں ان کے خلاف بلا وجہ جنگ نہ کرنا ہی صحیح اور اسلامی مسلک ہے۔ حقیقت میں یہ مسلک اس قدر معقول ہے کہ غیر جانبداری سے غور کرنے والے لوگ اس کی صداقت کے قائل ہو جاتے ہیں چنانچہ بہت سے جید علماء نے زمانہ ماضی اور حال میں جماعتِ احمدیہ کے اس مؤقف کی تائید کی ہے۔ ذیل میں اس سلسلہ میں ایک تازہ حوالہ درج کرتا ہوں جس کا مفہوم پورے طور پر بلکہ کافی حد تک الفاظ بھی حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مذکورہ بالا حوالہ سے ملتے جلتے ہیں۔

ادارہ تحقیقات اسلامی راولپنڈی کے ترجمان ماہنامہ "فکر و نظر" کے جولائی اگست ۶۶ء کے شمارہ میں پروفیسر شیخ محمد عثمان صاحب نے "جہاد کا قرآنی تصوّر" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا ہے جس میں وہ قرآن کریم کی آیت کریمہ:-

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔

(الممتحنہ آیت ۸)

سے استدلال کرتے ہوئے اور اس کو بطور ثبوت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"قرآن کریم نے ...... واشگاف لفظوں میں بتایا ہے کہ جنگ و قتال کا حکم مطلق اور ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ محض اور فقط ان لوگوں کے خلاف ہے جو مذہبی آزادی سلب کرنے کی کوشش کریں اور اختلاف عقیدہ کی بناء پر مسلمانوں کے خلاف جارحانہ عزائم رکھتے ہوں۔ مگر جو لوگ ایسا نہیں کرتے، مسلمانوں کی زندگی میں مخل نہیں ہوتے اور ان کی آزادی کے لئے خطرے کا موجب نہیں بنتے ان کے ساتھ بلا امتیاز عقیدہ و مسلک حسنِ سلوک کرنے اور پُر امن طریق سے رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔"

(ماہنامہ فکر و نظر جولائی اگست ۶۷ء صہ ۴۲-۵۰)

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کر کے اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

نیک نمونہ کا اثر

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کی زندگی کا ایک واقعہ

مؤرخہ ۱۴ رمئی ۱۹۶۷ء کو مجھے سلسلہ کے ایک کام کے لئے دھرگ میانہ نزد رعیۃ ضلع سیالکوٹ میں جانے پر مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ حلقہ دھرگ نے ایک واقعہ سُنایا جو سبق آموز اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے رعیۃ کے ہسپتال میں لمبا عرصہ ملازم رہے ہیں۔ انہی ایام کا واقعہ ہے کہ ایک روز حضرت شاہ صاحب نماز کی ادائیگی کے لئے نزدیکی مسجد میں تشریف لے گئے اس وقت ایک سخت مخالفِ احمدیت چودھری رحیم بخش صاحب وضوء کے لئے مٹی کا لوٹا ہاتھ میں لئے وہاں موجود تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کو دیکھتے ہی مذہبی بات چیت شروع کر دی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی کسی بات پر چودھری رحیم بخش صاحب نے شدید غصہ میں آکر مٹی کا لوٹا زور سے آپ کے ماتھے پر دے مارا۔ لوٹا ماتھے پر لگتے ہی ٹوٹ گیا۔ ماتھے کی ہڈی تک ماؤف ہو گئی اور خون زور سے بہنے لگا۔ ڈاکٹر صاحب کے کپڑے خون میں لت پت ہو گئے۔ آپ نے زخم والی جگہ کو ہاتھ سے تھام لیا اور فوراً مرہم پٹی کے لئے ہسپتال چل دئے۔ ان کے واپس چلے جانے پر چودھری رحیم بخش صاحب گھبرائے کہ اب کیا ہوگا؟ یہ سرکاری ڈاکٹر ہیں۔ افسر بھی ان کی سُنیں گے اور میرے بچنے کی اب کوئی صورت نہیں۔ مَیں کہاں جاؤں اور کیا کروں؟ وہ ان خیالات میں ڈرتے ہوئے اور سہمے ہوئے مسجد میں ہی دبکے پڑے رہے۔ اُدھر ڈاکٹر صاحب نے ہسپتال میں جا کر زخمی سر کی مرہم پٹی کی۔ دوائی لگائی اور پھر خون آلودہ کپڑے بدل کر دوبارہ نماز کے لئے اسی مسجد میں آگئے۔

جب ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب دوبارہ مسجد میں داخل ہوئے اور چودھری رحیم بخش صاحب کو وہاں دیکھا تو دیکھتے ہی آپ مسکرائے اور مسکراتے ہوئے پوچھا کہ:-

"چودھری رحیم بخش! ابھی آپ کا غصہ ٹھنڈا ہوا ہے یا نہیں؟"

یہ فقرہ سُنتے ہی چودھری رحیم بخش صاحب کی حالت غیر ہو گئی۔ فوراً ہاتھ جوڑتے ہوئے معافی کے ملتجی ہوئے اور کہنے لگے کہ شاہ صاحب! میری بیعت کا خط لکھ دیں۔ یہ اعلےٰ صبر کا نمونہ اور نرمی اور عفو کا سلوک سوائے الٰہی جماعت کے افراد کے کسی اور سے سرزد نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ چودھری صاحب احمدی ہو گئے کچھ عرصہ بعد ان کے باقی افرادِ خانہ بھی جماعتِ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ چودھری صاحب اور حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب تو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں مگر خدا کے فضل سے دونوں کے خاندان احمدیت کی آغوش میں پرورش پا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے بزرگوں کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ اور دونوں کے درجات بلند فرمائے آمین ثم آمین۔

خاکسار سید احمد علی مولوی فاضل
مربی انچارج جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا دوسرا امتحان ستمبر ۶۷ء کے پہلے اتوار کو منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ نصاب مندرجہ ذیل ہے:-

نصاب معیار اوّل

۱۔ تفسیر قرآن مجید پہلا پارہ رکوع نمبر ۳-۴-۵ تک۔
۲۔ برکات الدعا از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

نصاب معیار دوم

۱۔ قرآن مجید پارہ نمبر آٹھ باترجمہ
۲۔ الوصیت اور جماعتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ (جو ناصرات الاحمدیہ کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے شائع کروائی گئی ہے) (۳) چہل حدیث کی آخری بیس احادیث باترجمہ۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید کا سولھواں مطالبہ

اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا اپنے آپ کو عادی بنایا جائے

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ افریقہ وسنگاپور

(قسط نمبر ۲)

اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ ایک اور موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کو اسی مطالبہ یعنی ہاتھ سے ہر قسم کا کام کرنے کی عادت ڈالنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پس میں مجلس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ صرف ممبران سے ہی کام نہ لیا کریں بلکہ بعض دنوں میں وہ عام اعلان کر کے باقی جماعت کے دوستوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا کریں بلکہ وہ کام کرنے کے لئے مجھے بھی بلا لیا کریں۔ آخر اگر ہاتھ سے کام کرنا ثواب ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم دوسروں کو تو کہیں کہ اس ثواب میں حصہ لیں مگر خود اس ثواب میں شامل نہ ہوں۔ یہ تو منافقت ہوگی کہ ہم دوسروں کو تو کہیں کہ فلاں کام کرنا اچھا ہے۔ مگر خود گھر میں بیٹھے رہیں ہاں اگر اس کام سے زیادہ بہتر اور زیادہ ضروری کام ہم کوئی کر رہے ہوں تو اس صورت میں بے شک اس کام میں حصہ نہ لینا حرج کی بات نہیں لیکن اگر اور کوئی ایسا ضروری کام نہ ہو تو میرے نزدیک اس وقت ہر چھوٹے بڑے کو اس کام میں شمولیت کا موقعہ دیں۔"

(الفضل ۲۱ جنوری ۳۹ء)

ایک اور موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کو اس بارے میں مزید نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن ضرور ایسا مقرر کر دیں۔ جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں بلکہ میرے نزدیک یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ بجائے ایک گھنٹہ کام کرنے کے سارا دن کام کے لئے رکھا جائے ایک گھنٹہ کا تجربہ کوئی ایسا مفید ثابت نہیں ہوا۔ پس آئندہ کے لئے بجائے ایک گھنٹہ کے سارا دن رکھا جائے اور کوشش کی جائے کہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن تمام لوگ اس کام میں شریک ہوں بلکہ میرے نزدیک لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ وہ دو مہینہ میں ہی ایک دن ایسا رکھا جائے۔ جس میں تمام لوگ صبح سے شام تک اپنے ہاتھ سے کام کریں اس طرح سال میں چھ دن بن جاتے ہیں۔ اس کے لئے یا تو جمعہ کا دن رکھ لیا جائے کہ اس دن دفاتر میں چھٹی ہوتی ہے اور یا پھر آخری جمعرات کا دن رکھا جائے۔"

(الفضل ۱۷ فروری ۳۹ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات کی موجودگی میں کسی مزید تفصیلی وضاحت یا تلقین کی ضرورت نہیں۔ حضور کے ارشاد کے مطابق جماعت کے نوجوانوں کی تربیت کے پروگرام کا تو یہ خصوصی طور پر ہمیشہ کے لئے ایک لازمی حصہ اور جزو لاینفک ہونا چاہیئے۔ حضورؓ نے اس مطالبہ کو خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کا خصوصی اور ضروری جزو قرار دے دیا ہوا ہے کیونکہ نوجوان طبقہ میں محنت و مشقت اور سادگی کی عادت ڈالنے کا اہم ذریعہ اور ویسے بھی اور جماعت میں عمومی طور پر باہمی اخوت اور مساوات اور سادگی کی روح پیدا کرنے کا صحیح رنگ یہی ممکن ہے کہ تحریک جدید کے اس مطالبہ نمبر ۱۶ پر عمل ہمیشہ جاری رہے اور مجلس خدام الاحمدیہ کا شعبہ وقارِ عمل بھی اسی غرض کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ پس مجالس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اس سلسلہ میں حضور مصلح موعودؓ کے ارشادات اور ہدایات پر اب خاص توجہ انہماک اور محنت و اخلاص سے عمل پیرا ہوں

گذشتہ تجربہ شاہد ہے کہ اس مطالبہ پر عمل کرنا کئی لحاظ سے مفید اور بابرکت ثابت ہوا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے اوّل اس طرح ہر شخص کو ہاتھ سے کام کرنے کا تجربہ اور عادت ہو جاتی ہے اور وہ کسی کام کو اپنے لئے عار اور قابلِ نفرت نہیں سمجھتا بلکہ مغرور انسان اس مکروہ جذبہ سے رہائی پا جاتا ہے کہ بعض کام میری شان اور درجہ سے نیچے ہیں۔ دوم آپس میں اخوت و مساوات سادگی اور باہمی میل جول اور اختلاط کی روح ترقی کرتی ہے اور سوسائٹی کے مختلف طبقات میں کسی قسم کی ناگوار خلیج حائل ہونے نہیں پاتی۔ سوم بعض مفید قومی شہری اور گھریلو کام آنریری طور پر بغیر خرچ کئے انجام پا جاتے ہیں اس کے علاوہ جب کبھی بزرگان سلسلہ حتی کہ خود ہمارے پیارے امام و آقا اور خلیفۃ المسیح ایسے مبارک کاموں میں جماعت کے ساتھ شرکت فرماتے ہیں اور گرد و غبار میں ڈھکے ہوئے اِدھر اُدھر ٹوکری اٹھائے پھرتے نظر آتے ہیں تو پھر اس مطالبہ کے وقارِ عمل کا سبق دنیا کے سارے سبقوں میں سے زیادہ گہرا اور زیادہ نمایاں اثر یا نقش پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح تبلیغی لحاظ سے بھی غیر از جماعت اور غیر مسلموں کے لئے یہ ایک نیک اور مفید نمونہ قائم ہو کر انہیں اسلام اور احمدیت کی صداقت کی طرف متوجہ کرتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ جو مذہب اس قسم کی سادگی مساوات و اخوت اور خدمتِ خلق کا جذبہ اپنے ماننے والوں میں پیدا کرتا ہو وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

آنحضرتؐ اور مسیح موعودؑ کا نمونہ:

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے خود مرمت فرما لیتے تھے۔ گھر میں جلانے کے لئے ایندھن تلاش کر کے ایندھن اٹھا لاتے تھے اور دیگر ہر قسم کے گھریلو اور ملی کاموں میں ہمیشہ خود حصہ لیتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کا نمونہ بھی یہی رہا ہے دنیوی لحاظ سے دنیا کے اکثر سیاسی اور قومی لیڈروں نے بھی اس پر عمل کر کے فائدہ اٹھایا ہے۔ امریکہ و یورپ کے پریذیڈنٹ اور وزراء وغیرہ اور بڑے بڑے لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنے اور گھر کے باغوں وغیرہ کو خود درست کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ پس راستوں کی درستی شہر کی صفائی گڑھوں کی برابر مسافروں کی خدمت آمساجد کی صفائی اور مرمت شہر سے سامان خرید کر لانا چھتوں پر مٹی ڈالنا صحن میں سبزی بونا پودوں کو پانی دینا اور بیوی کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹانا وغیرہ وغیرہ کام اس مطالبہ کے تحت آتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسے سب کام خود کرنے سے دیگر فوائد کے علاوہ اس مہنگائی کے دور میں ایک بڑا اہم فائدہ مالی بچت ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ معلوم کر کے کس قدر دل میں خوشی اور انبساط پیدا ہوتا ہے کہ ماریشس احمدیہ مشن کی مسجد اور سکول اور اسی طرح یوگنڈا مشرقی افریقہ اور راولپنڈی کی مسجد کے اکثر حصے جماعتی وقارِ عمل یعنی اس مطالبہ نمبر ۱۶ پر عمل کے نتیجہ میں مکمل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے کام کرنے والوں کو بہترین جزاء اور ثواب سے نوازے۔ آمین۔

خواجہ حسن نظامی کے تاثرات:

جماعت احمدیہ دہلی نے متحدہ ہندوستان کے وقت میں ایک مرتبہ دہلی میں تحریک جدید کے اسی مطالبہ کے ماتحت وقارِ عمل منایا تو شہر کے دیگر قابلِ صفائی علاقوں کی صفائی اور درستی وغیرہ کے علاوہ حضرت نظام الدین اولیاء کی درگاہ کے علاقہ کی صفائی بھی اپنے پروگرام میں شامل کر کے وہاں پر جماعت کے ایک گروپ نے نہایت محنت اخلاص اور محض خدمتِ خلق کے جذبہ کے ساتھ سارا دن کام کیا۔ درگاہ کے متولی اور گدی نشین خواجہ حسن نظامی صاحب مرحوم نے اپنے اخبار منادی میں انہوں نے جماعت احمدیہ کے اس قسم کے رفاہ عام وقارِ عمل کے پروگراموں کی افادیت کا اعتراف کرتے ہوئے جماعت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کیا جو اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ ہمارے وقارِ عمل کا نیک اسلامی نمونہ اپنے دیگر فوائد کے علاوہ غیر از جماعت اصحاب پر نیک اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ خواجہ صاحب مرحوم اخبار منادی مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۴۱ء میں رقم فرماتے ہیں:۔

"آج دہلی کی قادیانی جماعت کے چالیس افراد خدمتِ خلق کے لئے آئے تھے مجھ سے پوچھا کہیں کا راستہ صاف کرنا ہو تو بتا دیجئے میں نے اپنے مسافر خانہ کا راستہ خود جا کر بتایا اور ان لوگوں نے مزدوروں کی طرح پھاوڑے لیکر راستہ صاف کیا ان میں وکیل بھی تھے اور بڑے بڑے عہدوں کے سرکاری نوکر بھی تھے اور مرزا صاحب کے قرابت دار بھی تھے ان کے اس مظاہرے کا درگاہ کے زائرین اور حاضرین پر بہت اثر ہوا ایک صاحب نے کہا کہ پراپیگنڈہ کے لئے کام کر رہے ہیں میں نے کہا حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا ہے جو شخص کسی ظاہر داری کے لئے خدمت کرتا ہے اس کو ایک اجر ملتا ہے اور جو شخص محض خدا کی رضا کے لئے خدمتِ خلق کرتا ہے اس کو دو اجر ملتے ہیں۔ درگاہ سے اعتقاد رکھنے والے اپنی ذات کے لئے مجاہدے کرتے ہیں۔ اس قسم کے مجاہدے زائرین کا تعلق عوام کی آسائش سے بہت کم دیکھے جاتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم تحریک جدید کے تمام مطالبات اور خصوصی طور پر اس عمومی افادیت کے حامل مطالبہ پر صحیح رنگ میں ہمیشہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں کسی غفلت یا کوتاہی کا شکار ہونے سے بچائے رکھے۔ آمین۔

واقفین وقف عارضی کے نام

(۶)

۷۴۳ - مکرم حنیف احمد صاحب — چک ۵ درکھانہ ملتان
۷۴۴ - مکرم محمد الیاس صاحب — فرید ٹاؤن ساہیوال
۷۴۵ - مکرم چوہدری محمد خان صاحب — پریم کوٹ گوجرانوالہ
۷۴۶ - مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری — جہلم
۷۴۷ - مکرم محمد اسمٰعیل صاحب — کوٹ مقو ضلع سیالکوٹ
۷۴۸ - مکرم چوہدری عبد الحق صاحب — پنڈی بھاگو سیالکوٹ
۷۴۹ - مکرم چوہدری محمد شہباز خاں صاحب — " "
۷۵۰ - مکرم جان محمد صاحب — ریوکے سیالکوٹ
۷۵۱ - مکرم کرم الٰہی صاحب — " "
۷۵۲ - مکرم غلام محمد صاحب چٹھہ — ڈھنڈی رحیم یار خان
۷۵۳ - مکرم قدیر احمد صاحب منہاس — شاہی روڈ رحیم یار خاں
۷۵۴ - مکرم علی محمد صاحب — چک 91/10-R ملتان
۷۵۵ - مکرم بشیر محمد صاحب — " "
۷۵۶ - مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب — چک 32/NP رحیم یار خاں
۷۵۷ - مکرم غلام محمد صاحب — چک 167/NP "
۷۵۸ - مکرم قریشی فضل حق صاحب (سرہارد) گولبازار — ربوہ
۷۵۹ - مکرم ڈاکٹر فرزند علی صاحب — ربوہ
۷۶۰ - مکرم جمعدار رحمت خان صاحب — ننددوال گجرات
۷۶۱ - مکرم منصور احمد صاحب عمر — جامعہ احمدیہ ربوہ
۷۶۲ - مکرم مرزا غلام مصطفیٰ صاحب — گوجرہ
۷۶۳ - مکرم ملک محمد دین صاحب — خان پور
۷۶۴ - مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب — سنجر چانگ
۷۶۵ - مکرم بشیر احمد صاحب ججہ — " "
۷۶۶ - مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب — سانگلہ ہل
۷۶۷ - مکرم غلام محمد صاحب — منشی محلہ لائلپور
۷۶۸ - مکرم چوہدری فضل کریم صاحب — لائلپور
۷۶۹ - مکرم نور احمد صاحب — چک 294 ج ب لائلپور
۷۷۰ - مکرم سعید احمد صاحب مسعود — چک 37 جنوبی سرگودھا
۷۷۱ - مکرم محی الدین صاحب — چک 292
۷۷۲ - مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب — چونڈہ
۷۷۳ - مکرم چوہدری غلام محمد صاحب — بھنڈال
۷۷۴ - مکرم برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ — چوک دیانت ساہیوال
۷۷۵ - مکرم چوہدری ادریس احمد صاحب نمبردار — چک 99/12-L ساہیوال
۷۷۶ - مکرم نذیر احمد صاحب آف آزاد کشمیر — سنجر چانگ
۷۷۷ - مکرم ناصر احمد صاحب بریار — بشیر آباد اسٹیٹ
۷۷۸ - مکرم سید محمد اقبال حسین صاحب بی اے بی ٹی — ربوہ
۷۷۹ - مکرم مرزا محمد برہان صاحب ناصر — ربوہ
۷۸۰ - مکرم ظفر اللہ خاں صاحب — شادن لنڈ
۷۸۱ - مکرم ماسٹر غلام حیدر صاحب — "
۷۸۲ - مکرم اسرائیل احمد صاحب — اسلام آباد
۷۸۳ - مکرم رفیق احمد صاحب — کالج روڈ راولپنڈی
۷۸۴ - مکرم محمد عبد اللہ صاحب باجوہ — ظفروال
۷۸۵ - مکرم ہاشم دین صاحب — مصری پور سیالکوٹ
۷۸۶ - مکرم مختار احمد صاحب — باگڑ سرگانہ ملتان
۷۸۷ - مکرم قائم الدین صاحب — لیہ مظفرگڑھ
۷۸۸ - مکرم فتح الدین صاحب — فیض آباد کچا روڈ
۷۸۹ - مکرم نوازش علی خاں — نوشہرہ ورکاں
۷۹۰ - مکرم عبد اللہ خاں صاحب — قلعہ صوبا سنگھ
۷۹۱ - مکرم نذیر احمد صاحب جنجوعہ — قلعہ پورن نگر
۷۹۲ - مکرم محمد انور خاں صاحب تمغہ پاکستان — قاضی خیل
۷۹۳ - مکرم حکیم عبد الواحد صاحب — مانسہرہ ضلع ہزارہ
۷۹۴ - مکرم بشیر احمد صاحب — رحمان آباد ضلع نوابشاہ
۷۹۵ - مکرم ماسٹر حمید صاحب سنیاسی بچہر — ربوہ
۷۹۶ - مکرم محمد اعظم صاحب — ربوہ
۷۹۷ - مکرم مرزا عبد السلام صاحب — "
۷۹۸ - مکرم میاں محمد مسلم صاحب — لاہور
۷۹۹ - مکرم ملک عبد الحنان صاحب — ربوہ
۸۰۰ - مکرم محمد صادق صاحب — "
۸۰۱ - مکرم محمد یوسف صاحب سہیل — ٹی آئی کالج ربوہ
۸۰۲ - مکرم راجہ ظفر اقبال صاحب — ربوہ
۸۰۳ - مکرم خواجہ عبد الغنی صاحب — "
۸۰۴ - مکرم چوہدری فتح علی صاحب — بلاک ۱۸ مکان نمبر ۲۶۸/۵ سرگودھا
۸۰۵ - مکرم صبغۃ اللہ صاحب — اروپ گوجرانوالہ

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

یوم خلافت کی تقریب پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

گجرات شہر

مورخہ ۲۰ مئی کو بوقت ۸½ بجے صبح مسجد احمدیہ گجرات میں یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک اہم اجتماع ہوا۔ جماعت احمدیہ گجرات کے علاوہ جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کے نمائندگان بھی اس اجلاس میں کثیر تعداد میں موجود تھے۔ مسجد کو جھنڈیوں سے مزین اور آراستہ کیا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا معقول انتظام تھا۔ مسجد کا وسیع صحن سامعین سے پر تھا۔ اجلاس کی کارروائی خاکسار کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید و نظم سے شروع ہوئی۔

بعد ازیں مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ نے خلافت کی ضرورت اور برکات کے موضوع پر مشرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خلافت حقہ اسلامیہ کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف نے خلافت احمدیہ کے قیام و استحکام اور حضرت امیر المومنین کے ارفع مقام پر تقریر فرمائی۔

آخیر میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی پیشگوئیوں اور الٰہی بشارات کو پیش کیا اور غلبہ اسلام کے سلسلہ میں حضور کی جاری فرمودہ تحریکات کو عملی جامہ پہنانے کی تحریک کی۔ دعا کے بعد ۱۲ بجے یہ مبارک تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(خاکسار بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات)

کھاریاں

۲۰ مئی کو جماعت احمدیہ کھاریاں کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ کھاریاں میں بعد نماز مغرب جلسہ "یوم خلافت" منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے سر انجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ (واقف عارضی) نے فرمائی جس میں خلافت ثانیہ کے بابرکت دور کی تحریکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور احباب کو ان تحریکات میں ذوق و شوق سے حصہ لینے کی تلقین کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ کھاریاں نے فرمائی۔ جس میں نبوت اور خلافت کی برکات کو دلائل و واقعات سے ثابت کیا۔ تیسری تقریر مکرم صدر صاحب کی تھی جس میں انہوں نے نہایت مؤثر انداز میں خلافت کی اہمیت اور خلیفۂ وقت سے دلی وابستگی کی طرف توجہ دلائی اور احباب کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی احسن ادائیگی کے لئے تحریک فرمائی۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلسہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
کھاریاں

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

● عمّان: یکم جون۔ متحدہ عرب جمہوریہ اور اردن کے درمیان دفاعی معاہدہ صدر ناصر کی بہت بڑی کامیابی ہے مبصرین کا کہنا ہے کہ صدر ناصر نے تین ہفتوں کے اندر وہ کچھ کر دکھایا ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ رسمی دفاعی معاہدے کی تقریب میں صدر ناصر اور شاہ حسین بے حد جذباتی ہو گئے۔ معاہدے پر دستخط کرتے وقت دونوں کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کی دیرینہ دشمنی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی ہے۔

شاہ حسین نے اپنی تقریر میں کہا کہ "میں اپنے بھائی ناصر کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے عرب اتحاد کے لئے زبردست جدوجہد کی ہے اس کے جواب میں صدر ناصر نے کہا کہ میں بھی اپنے بھائی حسین کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مشترکہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے ان کا ہمارے یہاں آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اسرائیل کے خلاف جدوجہد میں ہمارے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم دونوں کے درمیان کچھ اختلافات تھے لیکن اسرائیل برطانیہ اور امریکہ کے مشترکہ معاندانہ رویے کے پیش نظر انہوں نے ان اختلافات کو فراموش کر دیا۔

● راولپنڈی۔ یکم جون۔ دفاع کے پارلیمانی سیکرٹری مسٹر محمد قاسم ملک نے قومی اسمبلی میں بتایا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان میں دوسری بڑی بندرگاہ بنانے کے منصوبہ پر غور کر رہی ہے اور اس کے لئے موزوں جگہ کی تلاش جاری ہے انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ کراچی کی بندرگاہ پر جہازوں کی بہت بھیڑ ہے۔ اور دوسری بندرگاہ کی تعمیر ناگزیر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری نے کہا کہ اس صورت حال کا نتیجہ یہ ہے کہ حکومت برآمدات بڑھانے کی جو کوشش کر رہی ہے۔ اس میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور امداد کے طور پر جو اجناس آ رہی ہیں ان کو اندرون ملک بھیجنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ مسٹر قاسم ملک نے کہا کہ بندرگاہ پر جگہ کی قلّت بھاری مقدار میں اناج اور کیمیاوی کھاد کی درآمد کے نتیجہ میں پیدا ہو رہی ہے لیکن ابھی تک ایسی کوئی علامت نہیں پائی گئی جس سے یہ ظاہر ہو کہ بندرگاہ پر درآمد شدہ اجناس کی فراوانی سے کوئی برا اثر پڑا ہے۔

● راولپنڈی۔ یکم جون۔ قومی اسمبلی نے کل ایک بل منظور کیا ہے جس کے تحت بعض معدنی وسائل پر ایکسائز ڈیوٹی لگا دی جائے گی اس ڈیوٹی سے حاصل ہونے والا روپیہ کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو رہائشی طبی اور تعلیمی سہولتیں فراہم کرنے پر خرچ کیا جائے گا ایکسائز ڈیوٹی کم از کم ۵۰ پیسے اور زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ فی ٹن کی شرح سے عائد کی جائے گی نئے بل کے مطابق جو معدنیات پر ایکسائز ڈیوٹی کا بل کہلائے گا یہ ڈیوٹی کوئلے چونے کا پتھر جپسم، سینڈ سٹون، سٹون اور سیسہ سینڈ پر عائد کی جائے گی۔ ڈیوٹی کی آمدنی سے دو فنڈ قائم ہوں گے ان میں سے ایک فنڈ مزدوروں کا رہائشی فنڈ اور دوسرا بہبود فنڈ کہلائے گا۔ یہ فنڈ متذکرہ بالا معدنیات کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو رہائشی طبی تعلیمی اور تفریحی سہولتیں فراہم کرنے پر خرچ ہوگا۔

● لاہور یکم جون۔ مغربی پاکستان اسمبلی نے کل بنیادی جمہوریتوں کے ترمیمی آرڈیننس کی توثیق کر دی۔ اس قانون کے تحت ارکان بنیادی جمہوریت کا یہ حق بحال کر دیا گیا ہے کہ وہ یونین کمیٹی، یونین کونسل اور ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کر سکیں۔ منتخب ہونے کے بعد چیئرمین کو ایک سال کا تحفظ دیا گیا ہے اور اس کے خلاف تحریک عدم اعتماد دو تہائی ووٹوں سے منظور ہو سکتی ہے اگر تحریک کامیاب ہو جائے تو چیئرمین باقی مدت کے لئے انتخاب میں حصہ نہیں لے سکے گا۔

● راولپنڈی یکم جون۔ باخبر ذرائع نے توقع ظاہر کی ہے کہ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نومبر یا دسمبر میں اور روس کے صدر پوڈگورنی اس سے قبل پاکستان کا دورہ کریں گے۔ صدر ایوب ان دونوں ملکوں کا دورہ کر چکے ہیں۔ صدر ایوب نے روس کے صدر وزیر اعظم کوسیجن کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ برزنیف اور وزیر خارجہ گرومیکو کو ایک ساتھ پاکستان آنے کی دعوت دی تھی۔ لیکن وہ اکٹھے پاکستان نہیں آ سکیں گے۔

● لاہور یکم جون۔ لاہور میونسپل کارپوریشن نے عرب ممالک کے خلاف اسرائیل کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزیوں اور جنگی کارروائیوں کی مذمت کی اور حکومت پاکستان کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا جس میں عرب ممالک کو پاکستان کی مکمل حمایت کا یقین دلایا گیا ہے یہ یقین دہانی لاہور میونسپل کارپوریشن کے ماہانہ اجلاس میں دلائی گئی ہے کل ٹاؤن ہال میں چوہدری محمد حسین کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ لاہور کارپوریشن کے کونسلروں نے ایک قرارداد کے ذریعے متفقہ طور پر عرب ممالک کو یقین دلایا ہے کہ اسرائیل یا مغربی ممالک میں سے کسی نے بھی عرب ممالک پر حملہ کرنے کی ناپاک سازش کی تو پاکستان کے دس کروڑ عوام اپنے عرب بھائیوں کے شانہ بشانہ جہاد میں حصہ لیں گے۔

یہ قرارداد میاں محمد شفیق اور مسٹر محمد امین نے پیش کی تھی۔

● نئی دہلی۔ یکم جون۔ بھارتی لوک سبھا میں اپوزیشن ممبروں نے کل بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے دو وزراء پر الزام لگایا کہ وہ ملک کے سب سے بڑے صنعتکار برلا سے رشوت کے طور پر روپیہ حاصل کرتے ہیں۔ اپوزیشن ممبروں نے مطالبہ کیا کہ ان الزامات کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔

بھارتی وزراء پر یہ الزامات آزاد رکن مسٹر بنرجی نے لگائے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر بے محکمہ مسٹر ستیہ نارائن سنہا اور وزیر صحت مسٹر کے سی پنت برلا ٹرسٹ کے اعزازی رکن ہیں اور اس حیثیت سے وہ برلا خاندان سے بڑی بڑی رقوم حاصل کرتے ہیں۔ وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے اپوزیشن کے الزامات کی ذاتی حیثیت میں تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا۔

● نئی دہلی یکم جون۔ بھارتی صوبہ کیرالا کے وزیر اعلیٰ مسٹر نمبودری پد نے بھارتی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ کیرالا کو قحط سے بچانے کے لئے مناسب اقدامات نہیں کر رہی انہوں نے دھمکی دی کہ اگر مرکزی حکومت نے معاندانہ رویہ جاری رکھا تو وہ براہ راست دوسرے ملکوں سے امداد لینے پر مجبور ہو جائیں گے انہوں نے انکشاف کیا کہ متعدد ملکوں نے کیرالا کو براہ راست غلہ بھیجنے کی پیشکش کی ہے۔

ٹیلی فون نمبر ۳۸

یہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

اور

حکیم شیخ خورشید احمد گولبازار ربوہ

مطب

کا ٹیلی فون نمبر ہے

اپنی

طبی ضرورتوں کیلئے

ٹیلی فون نمبر ۳۸ پر رنگ کریں

منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خریداران الفضل سے ضروری گزارش

احباب اخبار الفضل کا چندہ براہ راست دفتر الفضل کو یا مقامی جماعت یا افسر صاحب خزانہ کو بھجواتے ہیں اور پوری تفصیل نہیں لکھتے۔ براہ مہربانی چندہ بھجواتے وقت پوری تفصیل درج فرمایا کریں۔ اگر اخبار جاری ہو تو چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے۔ اور اگر پہلے سے خریدار نہ ہوں تو بھی اس بات کی صراحت کر دی جائے تاکہ تعمیل میں تاخیر اور دقت پیش نہ آوے۔ (مینیجر الفضل)

پتہ مطلوب ہے

مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب ولد اللہ یار صاحب ساکن چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ جو کہ پہلے یکی یونین کونسل نمبر ۵۰ شمس تزکوٹ سلطان میں بھی رہے ان کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو فوری ضرورت ہے۔ اگر محمد عبداللہ صاحب اس اعلان کو پڑھیں یا اور کسی دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

احباب محتاط رہیں

جملہ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ منیر احمد ولد جہانگشہ محمد عمر صاحب کا دماغی توازن درست نہیں ہے۔ اس وجہ سے وہ گھر سے بھی نکلا ہوا ہے اور لوگوں سے پیسے مانگتا پھرتا ہے۔ احباب محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

جیسا کہ الفضل نمبر ۱۰۹ / ۲۰.۵.۶۷ میں اعلان ہو چکا ہے نظارت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام منعقد ہونے والے امتحانات سہ ماہی اول کا نصاب "چشمہ مسیحی" مقرر تھا مجالس کی طرف سے اس امتحان کے جوابی پرچے مرکز میں پہنچ چکے ہیں مگر بعض مجالس کتاب "چشمہ مسیحی" کے نہ ملنے کی وجہ سے امتحان سے محروم رہی ہیں۔ ایسی مجالس کی اطلاع کے لئے یہ اعلان ہے کہ کتاب چشمہ مسیحی الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے دوبارہ شائع کرا دی ہے مجالس کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر کتاب منگوا کر امتحان کی تیاری کروائیں اور ۵ جون تک جوابی پرچے مرکز میں بھجوا دیں۔ سہ ماہی دوم کا امتحان اپنے وقت پر ۱۶ جون کو منعقد ہوگا۔ (ناظم تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۱۶/۱۸

موجودہ زمانہ میں جو لغویات پائی جاتی ہیں ان میں سب سے مقدّم سینما ہے

سینما قومی اخلاق کے لئے ایک نہایت ہی مہلک اور تباہ کُن چیز ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ عباد الرحمٰن کی علامات کے ضمن میں وَ اِذَا مَرُّوْا بِا لَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَ اِذَا مَرُّوْا بِا لَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا عباد الرحمٰن کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ جب وہ لغو باتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو دنیاوی لذات سے متاثر ہو کر ان میں شامل نہیں ہو جاتے جیسے مسیح کی امت ذکر الٰہی کو بھول کر ناچ گانے اور موسیقی میں مشغول ہو گئی بلکہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھتے ہوئے ان میں شامل ہوئے بغیر بزرگانہ طور سے وہاں سے گزر جاتے ہیں اور دنیوی لذات پر رضائے الٰہی کو مقدم رکھتے ہیں۔

میرے نزدیک موجودہ زمانہ میں جو لغویات پائی جاتی ہیں اُن میں سب سے مقدم سینما ہے جو قومی اخلاق کیلئے ایک نہایت ہی مہلک اور تباہ کن چیز ہے اور تمدنی لحاظ سے بھی ملکی امن کے لئے خطرہ کا موجب ہے۔ میں نے کچھ عرصہ ہوا فرانس کے متعلق پڑھا کہ وہاں کئی گاؤں صرف اس لئے ویران ہو گئے کہ لوگ سینما کے شوق میں گاؤں چھوڑ چھوڑ کر شہروں میں آکر آباد ہو گئے تھے اور گورنمنٹ کو فکر پڑ گئی کہ اس رَو کو کس طرح روکا جائے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سینما اپنی ذات میں بُرا نہیں مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اس کا بُرے طور پر استعمال کر کے اِس زمانہ میں اسے انتہائی طور پر نقصان رساں اور تباہ کُن بنا دیا گیا ہے۔ ورنہ اگر کوئی شخص ہمالیہ پہاڑ کے نظاروں کی فلم تیار کرے اور وہاں کی برف اور درخت اور چشمے وغیرہ لوگوں کو دکھائے جائیں اس کی چٹانوں اور غاروں اور چوٹیوں کا نظارہ پیش کیا جائے اور اس میں کسی قسم کا ناچ یا گانا نہ ہو۔ چونکہ یہ چیز علمی ترقی کا موجب ہو گی اس لئے یہ جائز ہو گی۔ اسیطرح اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں گانے بجانے یا تماشا کا شائبہ تک نہ ہو تو اس کے دیکھنے کی بھی ہم اجازت دے دیں گے اسیطرح ترقی یافتہ جگی اداروں کی طرف سے جو خالص علمی تصاویر آتی ہیں جن میں جنگلوں دریاؤں کے نظارے یا کارخانوں کے نقشے یا ملکوں کے مختلف مناظر ہوتے ہیں وہ بھی دیکھے جا سکتے ہیں کیونکہ ان کے دیکھنے سے علمی ترقی ہوتی ہے یا بعض صنعتی یا زرعی تصویریں ہوتی ہیں جن میں کسانوں کو کھیتی باڑی کے طریق سکھائے جاتے ہیں فصلوں کو تباہ کرنے والی بیماریوں کے علاج بتائے جاتے ہیں۔ زراعت کے نئے نئے آلات سے روشناس کیا جاتا ہے۔ عمدہ بیج اور ان کی پیداوار دکھائی جاتی ہے۔ ایسی چیزیں لغو میں شامل نہیں کیونکہ ان کے دیکھنے سے علمی لحاظ سے انسان کو ایک نئی روشنی حاصل ہوتی ہے اور اس کا تجربہ ترقی کرتا ہے اور وہ بھی اپنی تجارت یا صنعت یا زراعت کو زمانہ کی دوڑ کے ساتھ ساتھ بڑھانے اور ترقی دینے کے وسائل اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن جھوٹی فلم خواہ جغرافیائی ہو خواہ تاریخی ناجائز ہے۔ مثلاً نپولین کی جنگوں کی کوئی شخص فلم بنائے تو یہ جھوٹی ہو گی۔ اور باوجود نام نہاد تاریخی فلم ہونے کے ناجائز ہو گی جغرافیائی اور تاریخی فلم سے مراد محض سچی فلم ہے جھوٹی فلم مراد نہیں۔ بہرحال سینما کی وہ فلمیں جو آج کل تمام بڑے بڑے شہروں میں دکھائی جاتی ہیں۔ اور جن میں ناچ بھی ہوتا اور گانا بجانا بھی ہوتا ہے یہ ایک بدترین لعنت ہے جس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لوگوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والا بنا دیا ہے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵)

امتحانات اطفال کی نئی تاریخ

جملہ مجالس اطفال مطلع رہیں کہ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی منظوری سے اطفال کے مرکزی امتحانات کے لئے اب ۱۴ اگست کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ البتہ ربوہ کے اطفال کا امتحان ۱۶ جون بروز جمعہ ہو گا۔

سب مجالس اس نئے پروگرام کے مطابق بچوں کو تیاری کروادیں اور اس مہلت سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس بات کی کوشش کریں کہ ہر مجلس کا ہر طفل اس امتحان میں شریک ہو کر کامیابی و کامرانی حاصل کر سکے

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مشرقِ وسطیٰ کا بحران اسرائیلی جارحیت کا نتیجہ ہے

پاکستان ہمیشہ عربوں کی حمایت کرتا رہیگا۔ (صدر ایوب)

راولپنڈی ۲ جون۔ صدر پاکستان نے کل قوم کے نام اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا کہ پچھلے دنوں مشرق وسطیٰ میں جو بحران پیدا ہوا وہ اسرائیل کی جارحانہ کاروائیوں کا لازمی نتیجہ ہے۔ صدر نے کہا کہ ہم نے مکمل معاملے میں ہمیشہ عرب ممالک کے نقطۂ نظر کی پوری حمایت کی ہے۔ اس لئے کہ عربوں کا نقطۂ نظر حق و انصاف کے اصولوں پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں یقین ہے کہ ان اصولوں کی قوت دوسری تمام قوتوں پر حاوی ہو گی۔ اور ہماری دعا ہے کہ یہ سارا معاملہ امن و امان سے طے ہو جائے۔

انہوں نے کہا کہ ایسے موقعوں پر یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے جذبات پر قابو رکھیں کیونکہ جب معاملہ حق و اصول کا ہو تو اس کے ہر پہلو پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ تاکہ انسان انصاف کی حمایت میں ثابت قدم رہ سکے۔

صدر نے کہا کہ پچھلے دنوں قومی اقتصادی کونسل کا اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں اگلے مالی سال کا ترقیاتی پروگرام منظور کیا گیا۔ اب یہ پروگرام بجٹ میں شامل ہو کر مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں پیش کیا جائے گا تاکہ آپ کے نمائندے اس کے بارہ میں آخری فیصلہ کر سکیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ موجودہ منصوبے کے ابتدائی سالوں میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان سے آپ سب لوگ واقف ہیں۔ یہ آپ کی ہمت محنت خلوص اور نیک نیتی کا نتیجہ ہے کہ ان تمام مشکلات کے باوجود اقتصادی ترقی کی رفتار بدستور قائم رہی اور ہم ترقیاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی قومی آمدنی میں اضافہ کی رفتار پانچ فی صد کے لگ بھگ رہی۔ ترقیاتی اخراجات میں منصوبے کے پہلے سال میں جو تخفیف کرنی پڑی تھی۔ اب اسے بحال کیا جا رہا ہے۔ صدر نے کہا کہ ترقیاتی پروگرام کے لئے ہم ملک کی آمدنی سے آدھے سے زیادہ وسائل مہیا کر رہے ہیں۔ اور پچھلے دو سالوں میں ہماری برآمدات میں ایک چوتھائی سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ اب ہم منصوبے کے تیسرے سال میں گامزن ہیں اور ہمارے قدم جن منازل کی طرف بڑھ رہے ہیں وہاں سے ملک کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کے نئے راستے کھلتے ہیں۔ صدر نے امید ظاہر کی کہ آپ کے تعاون سے ہم مجوزہ ترقیاتی منصوبوں پر پوری دلچسپی سے کام کر سکیں گے۔ اور آپ سیاسی استحکام اور قومی یکجہتی کی موجودہ فضا کو ہر طرح سے تقویت پہنچاتے رہیں گے۔

خوراک کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ خدا کے فضل سے خوراک کی کمی کا مسئلہ بڑی حد تک حل ہو چکا ہے اور غلے کی پیداوار بڑھانے کے جس پروگرام پر عمل ہو رہا ہے اس سے آئندہ چند سالوں میں ملک کو غذائی اعتبار سے خود کفیل ہو جانا چاہیئے۔ بشرطیکہ آپ لوگ اس پروگرام پر توجہ دیں اور پیداوار بڑھانے کے لئے جو طریقے آپ کو بتائے جا رہے ہیں ان پر عمل کریں۔ پچھلے گورنروں کی کانفرنس میں خوراک کے مسئلے پر غور ہوا اور اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا گیا کہ بعض صوبوں میں اناج کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں۔ صدر ایوب نے کہا کہ مغربی پاکستان میں گندم کی نئی فصل منڈیوں میں آنے لگی ہے اور دام کم ہو رہے ہیں آپ کو معلوم ہے کہ حکومت نے گندم کی کم سے کم قیمت ۱۷ روپے فی من مقرر کی ہے۔ اگر منڈی کا بھاؤ گر تا رہا تو حکومت ان داموں پر خریدے گی تاکہ کاشتکاروں کو کسی قسم کا نقصان نہ ہونے پائے۔ اسیطرح مشرقی پاکستان میں بوروں کی فصل بہت اچھی رہی ہے اور چاول کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں۔

پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ حال ہی میں پاکستان اور امریکہ کے درمیان گندم کی فراہمی کے بارے میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے مطابق امریکہ پاکستان کو ۲½ لاکھ ٹن گندم ۵ ہزار ٹن غذائی تیل اور ۹ سو ٹن تمباکو فراہم کرے گا۔ ان چیزوں کی ادائیگی پاکستانی روپوں میں کی جائے گی اور ان کی کل قیمت ساڑھے سولہ کروڑ روپے کے برابر ہو گی۔ ہم اس معاہدے کے لئے حکومت امریکہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲